سورة البقرة

آیات ۱ - ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿٢﴾
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿٣﴾ وَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى
هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ۫ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ ﴿٧﴾

The Heifer, The Calf – سورة البقرة

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَة کے بعد سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ قرآن کریم کی پہلی سورت

- نام - احادیث اور آثار صحابہ میں اسی نام سے اس کا ذکر کیا گیا ہے
- دیگر نام ۔اس سورت کو سنام القرآن (قرآن کی بلندی)، ذروۃ القرآن (قرآن کی چوٹی)، فسطاط القرآن (قرآن کا خیمہ) سے بھی یاد کیا گیا ہے
- اس کا ایک نام سورۃ الامتین بھی تجویز کیا گیا کہ دو امتوں سے خطاب اس سورۃ میں
- البقرۃ اس سورۃ کا علامتی نام ہے (قرآن کی باقی سورتوں کی طرح)، عنوان نہیں
- زمانۂ نزول ۔ یہ سورت ہجرت مدینہ کے بعد مدنی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی (تھوڑا سا حصہ مدنی زندگی کے آخری ایام میں نازل ہوا) ۔ یہ سورۃ ایک دم نازل نہیں ہوئی بلکہ مختلف وقفوں سے مدینے میں اسلامی معاشرے کی گوناگوں ضرویات کے مطابق نازل ہوئی

سورة البقرة

- سورۃ البقرۃ کا کتابی ربط اور مصحف میں مقام
- سورۃ الفاتحہ میں بندہ اپنے رب سے جو دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار ! میری رہنمائی کر۔ جواب میں پروردگار پورا قرآن اس کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ یہ ہے وہ ہدایت و رہنمائی جس کی درخواست تو نے مجھ سے کی ہے۔ (اس ہدایت و رہنمائی کا آغاز اسی سورت سے) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ
- سورۃ الفاتحہ کے بعد چار طویل سورتیں جوڑوں کی شکل میں ہیں۔
- سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران ایک جوڑا ہے جبکہ سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ دوسرا
- سورۃ الفاتحہ میں مذکور مَغْضُوب قوم (یہود) کا ذکر اور ان پر فردِ جرم اسی سورت میں اور ضَالِّین (نصاریٰ) پر فردِ جرم سورۃ آلِ عمران میں

سورة البقرة

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ : آيَةُ الْكُرْسِيِّ . التِّرْمِذِي ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورة بقرہ ہے۔اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام آیات کی سردار ہے اور وہ ہے آیۃالکرسی
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا ، فَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ- مُسْنَدِ أَحْمَدَ وَصَحِيحِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِي
- اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بیشک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس گھر میں سورة بقرہ پڑھی جاتی ہے
- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُسْمَعُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ، وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِ
- بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں اسے البقرة سنائی دے

سورۃ البقرۃ

- سورۃ البقرۃ کا جوڑا سورۃ آل عمران کے ساتھ ہے، ان دو سورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے " الزَّهراوَين " کا نام عطا فرمایا ہے (دو روشن چیزیں)

- أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ،فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَئُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَئُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ

- قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو سورت البقرہ اور سورت آل عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورت البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادو گر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ)

فضیلتِ آیات و سور

قرآن کی سورتوں اور مخصوص آیات کی فضیلت اور ثواب جیسا کی احادیث میں مذکور ہے ان کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان انہیں بطورِ ورد پڑھے اور صرف زبان چلانے پر اکتفا کرے بلکہ یاد رکھیں کہ

قرآن کا پڑھنا سمجھنے کے لئے اور سمجھنا غور و فکر کے لئے ہے اور غور و فکر عمل کرنے کے لئے ہے

سورة البقرة

- یہ سورت قرآن کی سات طویل سورتوں " طوال " میں سب سے پہلی سورت
- حروف مقطعات سے شروع ہونے والی بھی پہلی سورت
- نزولی ترتیب کے لحاظ سے اس کا نمبر ۸۷ ہے
- یہ قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے (ڈھائی پاروں پر مشتمل- ۲۸۶ آیات)
- اس سورت میں ۱۳۰ احکام بیان ہوئے ہیں (کسی بھی دوسری سورت سے زیادہ)
- اس میں قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت (آیۃ الکرسی)
- قرآن کی سب سے طویل آیت بھی اسی میں (آیت دَین/تداین/مداینه - ۲۸۲)
- قرآن کی سب سے آخری نازل ہونے والی آیت بھی اسی سورت میں ہے ، وَٱتَّقُواْ يَوْماً تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ..... آیت نمبر ۲۸۱

اس آیت کے نازل ہونے کے نو (۹) دن بعد نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی (ابن کثیر)

سورة البقرة

- السبع الطوال - سورۃ البقرۃ اور اس سے آگے ٦ سورتیں سبع طوال کہلاتی ہیں
  - ان میں سے ہر ایک میں تقریباً دوسو یا زائد آیتیں ہیں
  - ان میں البقرہ، آلِ عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف، الانفال اور التوبہ
- المئین - وہ سورتیں جن میں ہر ایک میں کم وبیش سو آیات ہیں، یہ سورۂ یونس سے لے کر سورۂ فاطر تک ہیں
- المثانی - وہ سورتیں جن میں واقعات و قصص اور نصیحتیں بار بار بیان کئے گئے ہیں، یہ سورۂ یٰسین سے سورۂ ق تک ہیں
- المفصلات (مفصل) -جداجدا مضامین والی سورتیں (٦٥)، یہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہیں۔

طِوال مفصل الحجرات سے البروج تک، اوساط مفصل الطارق سے سورة البينة تک،

قِصارمفصل سورة الزلزلة سے آخرِ قرآن تک

سورة البقرة

سورۃ البقرۃ کے مضامین۔

- سورۃ بقرہ میں اعتقادات، عبادات، معاملات، وراثت، ازدواجی زندگی، اخلاص، جہاد، غرضیکہ تمام مسائل کا اجمالاً ذکر موجود ہے۔
- قرآن مجید میں ابتداء میں طوال سورتوں میں دو مضامین بیک وقت چلتے ہیں

1. شریعت اسلامی - اب جبکہ مدینہ میں مسلمانوں کا ایک معاشرہ قائم ہو گیا جہاں اپنے قواعد، اپنے قوانین، اپنے اصولوں کے مطابق سارے معاملات طے کیے جا سکتے تھے، تب شریعت کا نزول شروع ہوا۔ سورۃ البقرۃ چونکہ پہلی سورت جو مدینہ میں نازل ہونا شروع ہوئی اس لیئے اس سے احکام شریعت کی ابتدا ہوئی
2. اہل کتاب سے خطاب، مکی قرآن میں سارا خطاب مشرکین سے تھا۔ مدینہ میں یہود کے تین طاقتور قبیلے موجود تھے مدینہ سے باہر عیسائی بھی موجود تھے (البقرۃ میں زیادہ خطاب یہود سے اور آلِ عمران میں عیسائیوں سے)

سورۃ البقرۃ - مرکزی مضمون

امامت کی تبدیلی

بنی اسرائیل کی امامت حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے دور (۱۹۰۰ قبل مسیح) سے لے کر حضرت محمد ﷺ کی بعثت (۶۱۰ء) تک قائم رہی

ان کی امامت یہ دور ڈھائی ہزار سال پہ محیط ہے

بنی اسرائیل کے غیر معتدل رویوں، برے خصائل اور نافرمانیوں کے سبب انہیں امامت کے منصب سے معزول کر دیا گیا اور امتِ مسلمہ کو شہادت علی النٰاس کی ذمہ داری سونپ کر انہیں امتِ وسط قرار دیکر تا قیامت امامت کی فضیلت عطا کی گئ

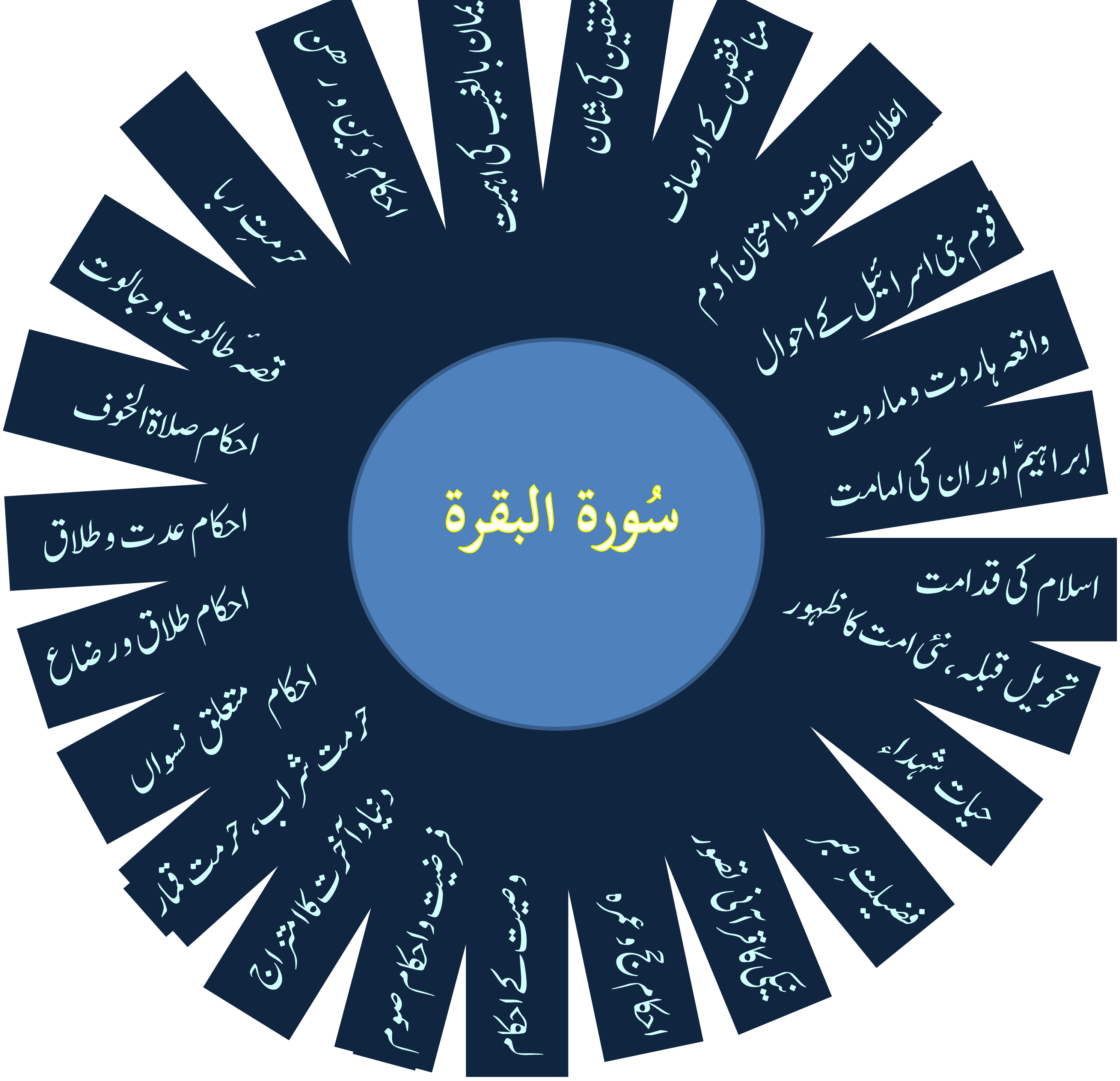

سُورۃ البقرۃ
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام قرض و رھن

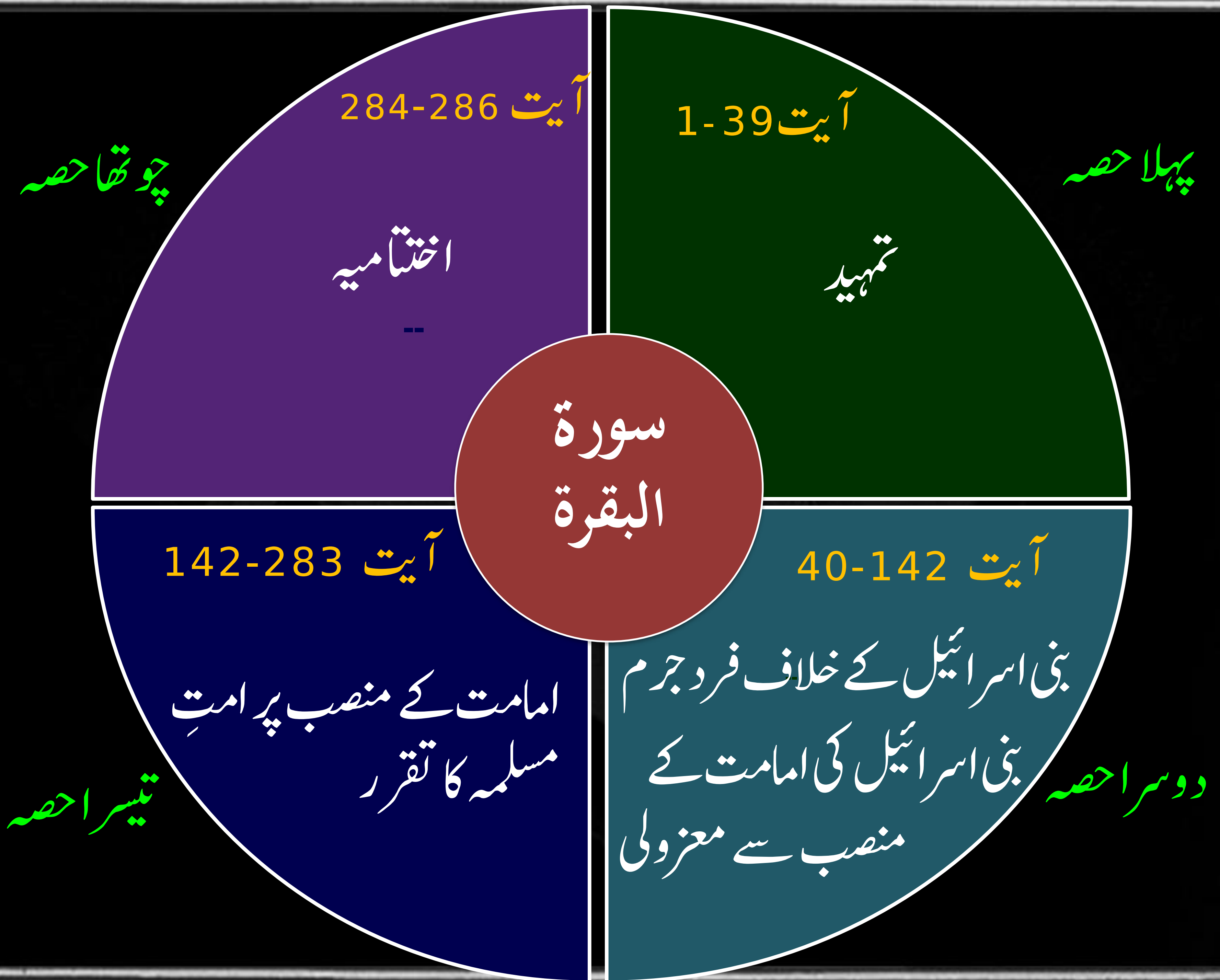
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

سورة البقرة
پہلا تمہیدی حصہ
آیات 1-39
آیات ۱-۲۰
تین انسانی گروہوں کی صفات
مومنین کی صفات (۱-۵)
کفار کی صفات (۶-۷)
منافقین کی صفات (۸-۲۰)
آیات ۳۰ - ۳۹
انسان کا منصب خلافت
منصبِ خلافت (۳۰)
تاریخِ خلافت، انسانی صلاحیت ۳۰-۳۳
ابلیس کا کردار (۳۴)
آدم کی توبہ (۳۵-۳۷)
قانون ہدایت وجزاء وسزا (۳۵-۳۷)
آیات ۲۱ - ۲۹
تمام انسانوں کو توحید اور قرآن پر ایمان کی دعوت
پہلے گروہ میں شامل ہونے کی دعوت

الٓمّٓ ۚ ① ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ ۖ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ ②

الٓمّٓ - الف لام میم

Quranic initials / Abbreviated letters حروف مقطعات

حروف مقطعات کے بارے میں تفصیل آگے سلائیڈ میں

ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ - یہ کتاب

ذٰلِکَ کا ترجمہ عام طور پر " وہ " سے کیا جاتا ہے (دُور کا اسم اشارہ)- لیکن جہاں کسی کے مقام و رتبہ کی بلندی کا اظہار کرنا ہو وہاں بھی یہی اشارہ بعید استعمال ہوتا ہے اور اردو میں ترجمہ " یہ " سے کیا جاتا ہے

لَا رَيۡبَ فِيۡهِ - نہیں ہے کوئی شک اس میں

(ر ي ب)

رَابَ يَرِيْبُ رَيْبًا

کسی کو شک میں ڈالنا

هُدًى - ہدایت ہے

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ - تقویٰ کرنے کے والوں کے لیے

لام انتفاع

فائدہ حاصل کرنے کے لیے

حروف مقطعات

- حروف مقطعات انہیں اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے
- مجموعہ احادیث میں سے کوئی بھی ایسی متصل اور صحیح حدیث مذکور نہیں جو ان حروف کے معانی و مفہوم پر روشنی ڈالتی ہو
- ان کا حقیقی، حتمی اور یقینی مفہوم کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ اور اس کے رسول کے
- حروف مقطعات کے بارے میں اگرچہ بہت سی آراء ظاہر کی گئی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی شے رسول اللہ سے منقول نہیں ہے۔
- حروف مقطعات کا کلام میں استعمال عرب میں معروف تھا، اس لیے قرآن میں ان کے استعمال پر کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا۔
- قرآن مجید کی ۱۱۴ میں سے ۲۹ سورتیں ایسی ہیں جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوا
- یہ حروف بھی قرآن مجید کا حصہ ہیں، ان کی تلاوت پر بھی وہی ثواب ملتا ہے جو باقی قرآن مجید کی تلاوت پر ملتا ہے

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿٢﴾

الف لام میم ۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ (یہ
کتاب) ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔

Alif. Lam. Mim - This is the Book; in it is guidance sure, without doubt, to those who fear Allah.

محمد اقبال

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ

الکتاب

- کتاب کا لفظ قرآن میں پانچ معنی میں استعمال ہوا -

۱- نوشتہ تقدیر ، ۲-اللہ تعالیٰ کا وہ رجسٹر جس میں ہر چیز ریکارڈ ہے، ۳- خط اور پیغام ، ۴- احکام و قوانین، ۵-اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا کلام ، کتاب الٰہی (یہاں انہی معنوں میں)

- اس کے کتاب الٰہی اور منزل من اللہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ دنیا میں جتنی کتابیں امور مابعد الطبیعت اور حقائقِ ماوراءِ ادراک سے بحث کرتی ہیں وہ سب قیاس و گمان پر مبنی ہیں
- اس کے محفوظ ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں۔
- کتاب کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے اور اس کے محفوظ ہونے کا تقاضا ہے کہ جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ بھی بالکل صحیح ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿٢﴾

- ھُدًی اور ہدایت، دونوں مصدر ہیں۔ اور دونوں کا معنی رہنمائی ہے، ھدًی کے ایک سے زیادہ معنی ہیں اور اس کے معنی اور مفہوم میں حیرت انگیز وسعت ہے
- قرآن اس شخص کے لیے بھی ہدایت جو زندگی کے راستوں پر گامزن ہے اور منزل تک پہنچنے کا راستہ پوچھنا چاہتا ہے (نو وارد، منزل نا معلوم، نشانِ راہ ندارد، سر گرداں)
- اس کے لیے بھی ہدایت جسے زندگی کے نشیب و فراز نے اسے پریشان کر دیا ہے اور التجا کرتا ہے کہ مجھے منزل تک پہنچنے کے لیے مدد کی جائے
- اس کے لیے بھی ہدایت جو فکری طور پر الجھ کر رہ گیا ہے اور اسے کوئی راستہ نہیں مل پا رہا۔ قرآن اس کے لیے فکری رہنمائی اور قلبی نور و بصیرت پیدا کر دیتا ہے۔
- اجتماعی زندگی کی شیرازہ بندی اور اجتماعی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے جس آئینی رہنمائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ قرآن قوموں، قبیلوں اور لیڈرز کو بھی رہنمائی دیتا ہے
- ذمہ داریوں کی شدت، راہ کی مشکلات سے جب حوصلے ٹوٹنے لگتے ہیں قرآن وہاں بھی

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ ﴿۲﴾

- اسی طرح متقین کے لفظ میں بھی ایسی ہی وسعتیں رکھی گئی ہیں۔
- متقین متقی کی جمع ہے۔ اور متقی اسے کہتے ہیں، جسے تقویٰ کی دولت نصیب ہو۔
- ہدایت کی طرح تقویٰ کی بھی مختلف جہتیں اور مختلف مدارج ہیں
- تقویٰ کے مجموعی مفہوم کے اعتبار سے قرآن ان لوگوں کے لیے ہدایت ہے جن میں :
  - ← یہ شعور پختہ ہے کہ وہ اپنی اور کائنات کی حقیقت پر غور کرتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ اس کائنات کے خالق نے کوئی چیز بھی بے مقصد پیدا نہیں کی
  - ← گناہ، اسکے برے نتائج اور اس کے عواقب سے بچنے کا احساس اور شعور پایا جاتا ہے
  - ← اللہ کی خوشنودی حاصل کرنی کی تڑپ لگی رہتی ہے ۔ اللہ کی رضا مقصود بن جاتی ہے
  - ← جو درجہ بدرجہ اللہ کے قرب کی طرف بڑھتا جاتا ہے
  - ← جو احسان کے درجے پہ فائز ہو کر اپنے اعمال سرانجام دیتا ہے
- جس کے اندر ادنٰی ترین درجے میں بھی تقویٰ ہو گا قرآن اس کے لیے ہدایت ہے

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿٣﴾

الَّذِيْنَ - وہ لوگ جو

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ - ایمان لاتے ہیں غیب پر

وَ يُقِيْمُوْنَ - اور جو لوگ قائم رکھتے ہیں

الصَّلٰوةَ - نماز کو

وَ مِمَّا (مِنْ مَا) - اور اس میں سے جو

رَزَقْنٰهُمْ - عطا کیا ہم نے ان کو

يُنْفِقُوْنَ - وہ خرچ کرتے ہیں (ن ف ق)

أَنفَقَ يُنْفِقُ ، إِنْفَاقًا خرچ کرنا، استعمال کرنا (IV)

رَزَقَ يَرزُقُ ، رَزْقًا عطا کرنا ، ضروریات زندگی دینا

رِزق حصہ، نصیب جو ہر نعمت کے لیے- معانی میں وسعت

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ
یُنۡفِقُوۡنَ ۙ ﴿۳﴾

(یہ قرآن ان لوگوں کے لیے ہدایت ہے) جو غیب پر
ایمان لاتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔" اور جو کچھ ہم
نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

Who believe in the Unseen, are steadfast in prayer, and spend out of what We have provided for them.

محمد اقبال

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿٣﴾

ایمان بالغیب - تقویٰ سے پھوٹنے والی پہلی کونپل

- یہ متقین کے اوصاف میں سے **پہلا وصف**۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ بس جو کچھ ہماری آنکھوں سے نظر آرہا ہے یا حواس خمسہ کی زد میں ہے بس وہی کل حقیقت ہے۔ نہیں ! اصل حقیقت تو ہمارے حواس کی سرحدوں سے بہت پرے واقع ہوئی ہے
- وہ محض محسوسات کے غلام نہیں ہیں بلکہ ان حقائق کو تسلیم کرتے ہیں جو اگرچہ کہ ان کے مشاہدہ اور تجربہ میں نہیں آئے ہیں لیکن اللہ کا پیغمبر ان کی خبر دے رہا ہے اور انسانی فطرت اور عقل سلیم ان کے حق ہونے کی شہادت دیتی ہے۔
- ایمان لانے کا مطلب یقین و اعتقاد کے ساتھ مان لینا ہے۔ ایمان وہی معتبر ہے جو دل کی تصدیق کے ساتھ ہو لیکن زبانی اقرار بھی ضروری ہے
- متقین یعنی اللہ سے ڈرنے والوں کی **دوسری نشانی** نماز قائم کرنا ہے،

وَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿۳﴾

نماز قائم کرنے کا مفہوم

- نماز صرف اللہ کے لیے پڑھی جائے، اس میں کوئی دکھلاوا، اور ریاکاری نہ ہو
- منہ بھی اسی کے گھر کی طرف اور دل کا رخ بھی اسی کی طرف
- خشوع و خضوع اور خشیت الٰہی کے ساتھ، دل میں اسی کی محبت موجزن
- نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا، تعجیل نہ ہو، تاخیر نہ ہو
- نماز میں فرائض واجبات، سنن، اور آداب کا لحاظ رکھا جائے
- پانچ نمازیں فرض ہیں، کوئی پڑھنا اور کوئی چھوڑ دینا، اسے نماز قائم کرنا نہیں
- جماعت کی پابندی کرنا، مسلمانوں کی شیرازہ بندی، صفوف کا اہتمام
- اقامتِ صلوٰۃ مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ..... جمعہ، جماعت اور عیدین کی نماز، مسجد، اس کی نظامت، موٴذن، امام اور وظائف....

وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ ﴿۳﴾

مومنین کی تیسری صفت - انفاق

- وہ اللہ کے حقوق (فرائض) کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں
- اللہ کے بندوں پر خرچ کرنے میں بھی بہت فیاض ہوتے ہیں
- قابلِ غور نکتہ - یہاں کسی چیز کا نام نہیں لیا گیا بلکہ .. ہم نے جو کچھ انھیں عطا کیا ہے وہ اس مَیں سے خرچ کرتے ہیں

گویا یہ خرچ کرنا صرف مال تک محدود نہیں ہے بلکہ مال کے ساتھ یہاں پر جان، علم ، انسانی صلاحتیں ، وقت ، ان سب پر اس کا اطلاق

- ینفقون کے لفظ کو بھی عام رکھا گیا، اطلاق صدقات واجبہ اور نافلہ دونوں پر
- خرچ کرنا۔اس بات کا اعتراف کہ یہ میں جو کچھ دے رہا ہوں، یہ مال میرا نہیں بلکہ اللہ ہی نے مجھے عطا کیا تھا اور میں نے اسی مال میں سے اللہ کے بندوں پر خرچ کیا

وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ ۴

وَ الَّذِيۡنَ - اور وہ لوگ جو

يُؤۡمِنُوۡنَ - ایمان لاتے ہیں

بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ - اس پر جو اتارا گیا آپ کی طرف

وَ مَآ اُنۡزِلَ - اور جو اتارا گیا

مِنۡ قَبۡلِكَ - آپ سے پہلے

وَ بِالۡاٰخِرَةِ - اور آخرت پر

هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ - وہ یقین رکھتے ہیں

وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَةِ
هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ ۝٤

(یہ کتاب ہدایت ہے) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں،
اس چیز پر جو تم پر اتاری گئی ہے اور جو تم سے پہلے اتاری گئی ہے۔
اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں

And who believe in the Revelation sent to you , and sent before thy time, and (in their hearts) have the assurance of the Hereafter

محمد اقبال

وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ ﴿۴﴾

متقین کی چوتھی صفت - ایمان

- یہ لوگ ہر اس چیز پر ایمان لاتے ہیں، جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہے۔
- یہاں باقی سب چیزوں کے لیے تو لفظ ایمان آیا ہے جبکہ آخرت کے لیے لفظ " ایقان"
- **ایمان** کے معنی تصدیق کرنے اور مان لینے کے ہیں، اس کا ضد کفر و انکار اور تکذیب ہے۔ **ایقان** کے معنی یقین کرنے کے ہیں۔اس کا ضد گمان اور شک ہے۔
- کسی شے پر یقین رکھنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ آدمی اس پر ایمان بھی رکھتا ہو
- انسان کے عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ مؤثّر شے ایمان بالآخرۃ ہے۔اگر انسان کو یہ یقین ہے کہ آخرت کی زندگی میں مجھے اللہ کے حضور حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے تو اس کا عمل صحیح ہوگا اس یقین میں کمی واقع ہو گئی تو توحید بھی محض ایک عقیدہ (Dogma) بن کر رہ جائے گی

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

أُولَٰٓئِكَ - یہی لوگ

عَلَىٰ هُدًى - ہدایت پر ہیں

مِّن رَّبِّهِمْ - اپنے رب کی جانب سے

وَأُولَٰٓئِكَ - اور یہ لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ - ہی مراد پانے والے ہیں (ف ل ح)

أَفْلَحَ يُفْلِحُ ، فَلَاحًا مشکلات کو عبور کرکے اپنا مطلوب حاصل کرلینا (۱۷)

مُفْلِحُوْن کا ترجمہ بعض اوقات نجات پانے والے کردیا جاتا ہے

نجات پانا۔ دوزخ میں جانے سے بچ جانا

مراد پانا ۔ محنت اور توقع کے مطابق کامیاب ہونا

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾

إِنَّ الَّذِيْنَ - جن لوگوں نے

كَفَرُوْا - انکار کیا

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ - برابر ہے ان پر

ءَاَنْذَرْتَهُمْ - خواہ آپ خبردار کریں ان کو

أَنْذَرَ يُنْذِرُ ، إِنْذَارًا (IV)
خبر دار کرنا، ڈرانا

اَمْ لَمْ - یا نہ

لَمْ - حرف نفي

تُنْذِرْهُمْ - خبردار کریں ان کو

لَا يُؤْمِنُوْنَ - وہ ایمان نہیں لائیں گے

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں اور وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے ۔ جن لوگوں نے (اِن باتوں کو تسلیم کرنے سے) انکار کر دیا، اُن کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو، بہر حال وہ ماننے والے نہیں ہیں

They are on (true) guidance, from their Lord, and it is these who will prosper – As to those who reject Faith, it is the same to them whether thou warn them or do not warn them; they will not believe.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑥

- اس سے پہلے (۵ آیات میں) ان لوگوں کی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جو قرآن اور نبی (ﷺ) پر ایمان لانے والے تھے۔
- اب آگے ان لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو اس نعمت سے محروم رہنے والے ہیں
- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو اپنے کفر پر اڑ گئے۔ اس کو عام کفار کے معنی میں نہیں لیا جانا چاہیئے
- جو لوگ حق کو حق سمجھنے اور پہچاننے کے باوجود محض ضد، ہٹ دھرمی اور تعصبّ کی وجہ سے یا تکبرّ اور حسد کی وجہ سے کفر پر اڑے رہے ان کے بارے میں یہ ارشاد کہ ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ (ﷺ) انہیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں، ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، انذار فرمائیں یا نہ فرمائیں، وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ ﴿۷﴾

خَتَمَ اللّٰهُ - مہر لگادی اللہ نے

قُلُوب اور اَبْصَار جمع کی صورت میں لیکن سَمْعٌ واحد کی طور پر ؟

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - ان کے دلوں پر

سَمْعٌ اصل میں مصدر ہے اور مصادر جمع کی صورت میں نہیں آتے

وَعَلٰى سَمْعِهِمْ - اور ان کی سماعت پر

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ - اور ان کی بصارتوں پر

غِشَاوَةٌ - ایک پردہ ہے

(غ ش ي)

غَشِيَ يَغْشَى ، غِشاوةٌ ... ڈھانکنا، پردہ

وَّلَهُمْ - اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ - ایک عظیم عذاب ہے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ ﴿۷﴾

اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی
آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے وہ سخت سزا کے مستحق ہیں

Allah has set a seal on their hearts and on their hearing, and on their eyes is a veil; great is the penalty they (incur).

محمد اقبال

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۧ ⑦

- **ختم کا مفہوم** - کسی چیز کے منہ کو اس طرح بند کر دینا کہ جس کے بعد نہ اس میں کوئی چیز داخل ہو سکے اور نہ کوئی چیز اس سے نکل سکے
- اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے
- **ایسا کیوں ہوا؟**
- ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر ابتدا ہی میں نہیں لگا دی گئی، بلکہ جب انہوں نے حق کو پہچاننے کے بعد ردّ کر دیا تو اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی اور ان کی سماعت پر بھی۔
- ابصار کے لیے غشاوۃ کا لفظ استعمال ہوا کہ ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے گئے ہیں
- کانوں اور دل میں ہر طرف سے آواز داخل ہوتی ہے اس پر مہر کرنے کی یہی صورت ہے کہ انھیں بالکل بند کر دیا جائے لیکن آنکھیں چونکہ صرف سامنے دیکھتی ہیں، اس لیے اس لیے انھیں بند کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان پر پردہ ڈال دینا کافی ہے